

## کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالملک

حضرت عبداللہ بن ضعیبؓ سے روایت ہے کہ ہم بارش کی رات اور سخت تاریکی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب میں نکلے کہ آپؐ کے پیچھے نماز پڑھیں۔ ہم نے آپؐ کو پالیا۔ آپؐ نے فرمایا: قُلْ (کہو)، میں خاموش رہا، کچھ نہ کہا۔ آپؐ نے دوبارہ فرمایا: قُلْ۔ میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا۔ آپؐ نے پھر فرمایا: قُلْ۔ تب میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھو، شام کے وقت اور صبح کے وقت تین مرتبہ یہ تمہیں ہر چیز کی جگہ کافی ہو جائیں گی۔ (ترمذی)

تعلیم و تربیت کا کیسا انداز ہے! پوری طرح متوجہ کر کے شفقت و محبت کے ساتھ بات کو دل و دماغ میں اتار دینا کہ زندگی بھر بات نہ بھولے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم ہے۔ آدمی ان تین سورتوں کے ذریعے اللہ رب العالمین کی پناہ میں آجاتا ہے جو کائنات کا حکمران ہے۔ تب اس کا کون سا کام ہے جو نہ ہوگا۔ جو اللہ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے ہو جاتے ہیں۔ اہل ایمان کا بڑا سہارا یہی ہے: وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ، ”اللہ ہی پر ایمان والے توکل کریں۔“ (المائدہ ۱۱۰)

○

سائب بن مجاش شامی تابعی ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ شام میں داخل ہوئے تو شام کے لوگوں کو خطاب کیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد وعظ نصیحت کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیا، اس کے بعد فرمایا کہ جس طرح میں نے آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر خطاب کیا ہے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطاب میں اللہ تعالیٰ سے تقویٰ صلہ رحمی باہمی تعلقات کی اصلاح کا حکم دیا اور فرمایا: جماعت سے وابستہ رہو، سنو اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی حفاظت اور نصرت فرماتے ہیں۔ شیطان اکیلے شخص پر حملہ آور ہوتا ہے دو سے دور رہتا ہے۔ کوئی مرد (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی نہیں کرتا مگر شیطان ان دونوں کے ساتھ تیسرا ہوتا ہے (یعنی گناہ میں مبتلا کرتا ہے)۔ جسے اپنی برائی کا دکھ اور نیکی پر خوشی ہو تو مسلمان اور مومن ہونے کی نشانی ہے۔ اور منافق کی نشانی یہ ہے کہ اسے برائی پر ذہنی تکلیف نہ ہو اور نیکی پر ذہنی خوشی اور مسرت نہ ہو۔ وہ اگر بھلائی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس پر ثواب کی امید نہیں رکھتا اور اگر برائی کرتا ہے تو اس پر اسے سزا کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ دنیا کی طلب میں اچھے طریق کا اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری روزی کا ذمہ لیا ہے۔ ہر ایک کو اس کے اس عمل کا جس پر وہ کار بند تھا پورا پھل ملے گا۔ اپنے اعمال پر اللہ سے مدد مانگو اس لیے کہ وہ جس عمل کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ اس کے پاس ام الكتاب (لوح محفوظ) ہے۔ (بینہقی فی شعب الایمان)

طویل تقاریر کے بجائے اختصار سے اہم اور بنیادی امور کے بیان کا کتنا اچھا نمونہ ہے۔ یہ مثال بھی ملتی ہے کہ عمال حکومت اپنی طرف سے ضروری باتیں بیان کر کے اہم تر باتیں اللہ کے رسول کی طرف سے بھی بیان کریں کہ سننے والوں کے لیے اس کی اپنی تاثیر ہے۔ غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں جو اندیشے ہیں اس کا بیان اتنے اہم سرکاری خطاب میں ہو رہا ہے۔ اس سے ایک طرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر جو روشن خیالی کے دور میں معمولی بات ہے کتنا اہم ہے۔ دوسرے یہ بھی کہ سربراہ ملک عوام کے اخلاق کے لیے فکرمند ہوتا ہے (نہ کہ اخلاق بگاڑنے پر کمر بستہ)۔



حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوا۔ ہم عربوں کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے پاس پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہستی سے الگ تھلگ ایک گھر پر نظر ڈالی اور اس کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو پتا چلا کہ یہاں تو صرف ایک خاتون ہے۔ اس نے کہا: اللہ کے بندے! میں ایک عورت ہوں اور میرے ساتھ کوئی بڑا آدمی نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ مہمان بننا چاہتے ہیں تو بہستی کے بڑے کے پاس

چلے جائیں۔ شام کا وقت تھا۔ آپ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اتنے میں اس کا ایک بیٹا بکریوں کو ہنکاتا ہوا پہنچ گیا۔ تب اس خاتون نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹے! اس بکری کو لو اور اس کے ساتھ یہ چھری بھی پکڑ لو اور دونوں مہمانوں کو جا کر دے دو اور ان سے کہو کہ میری ماں آپ سے کہتی ہے کہ اس بکری کو ذبح کر لیں، خود بھی کھائیں اور ہمیں بھی کھلائیں۔

جب بیٹا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آ گیا اور اپنی ماں کا پیغام پہنچایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھری لے جاؤ، ہمارے پاس پیالہ لے کر آؤ۔ اس نے عرض کیا: ماں چراگاہ میں چلی گئی ہے اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہیں ہے۔ اس لیے پیالے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا (تم اس بات کو چھوڑو) بس پیالہ لے آؤ۔ وہ پیالہ لے آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا پھر دودھ دوہا یہاں تک کہ پیالہ بھر گیا۔ وہ پیالہ آپ نے بچے کو دیا اور فرمایا: اپنی ماں کو دے آؤ، چنانچہ وہ ماں کے پاس لے گیا۔ اس نے اتنا دودھ پیا کہ سیر ہو گئی۔ بچہ پیالہ لے کر واپس آیا، آپ نے دوبارہ پیالہ بھر کر اسے دیا اور فرمایا: دوسرا پیالہ بھی لے آؤ۔ وہ دوسرا پیالہ لایا، آپ نے اس میں بھی دودھ دوہا، اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دودھ پلایا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ وہ رات ہم نے وہیں گزاری، پھر ہم دوبارہ منزل کی طرف چل پڑے۔

اس خاتون نے آپ کی یہ برکت دیکھی تو آپ کا نام مبارک رکھ دیا، اور وہ آپ کو مبارک کے نام سے پکارتی تھی۔ اس کے بعد اس کی بکریاں بھی بہت زیادہ ہو گئیں، چنانچہ بکریوں کا ایک ریوز لے کر وہ مدینہ طیبہ آ گئی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا اس طرف سے گزر ہوا تو اس کے بیٹے نے انہیں دیکھ کر پہچان لیا اور اپنی ماں کو آواز دی: اماں جان! یہ وہ آدمی ہے جو مبارک ذات کے ساتھ تھا۔ وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئی اور پوچھا: اللہ کے بندے! تمہارے ساتھ جو آدمی تھے وہ کون تھے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: تمہیں پتا نہیں وہ کون تھے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ کہنے لگی کہ مجھے ان کے پاس لے جاؤ۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اسے آپ کے پاس لے گئے۔ آپ نے اسے کھانا کھلایا، عطیات دیئے، پنیر اور دیہاتوں کے ساز و سامان اور کپڑوں کے جوڑے پیش کیے۔ وہ مسلمان ہو گئی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اس کی تاثیر کا کیا حسین منظر ہے۔ آپ کی برکت کا مشاہدہ کرنے والی خاتون خود بخود مسلمان ہو جاتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اعزاز کا بدلہ بہترین اعزاز و اکرام کے ساتھ اُتارتے ہیں۔ ہدیہ دینا، خصوصاً دُور سے ملنے آنے والوں کو اسلامی اخلاق کا تقاضا اور سنت رسول کی پیروی ہے۔ اس کے اپنے فوائد و برکات ہیں۔ اس واقعے سے یہ بات سامنے آ جاتی ہے کہ جب بندے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں تو ان کے معاش کا مسئلہ اللہ تعالیٰ خود حل فرما دیتے ہیں۔ بکری کے خشک تھنوں میں بھی دودھ اتر آتا ہے۔ غیب سے رزق کا سامان میسر ہو جاتا ہے۔



حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب ایک آدمی اپنے گھر سے بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (میں اللہ کے نام سے نکلا، میں نے اس پر توکل کیا، کوئی حرکت اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ) پڑھ کر نکلتا ہے تو ایسے شخص کو آواز دی جاتی ہے (فرشتہ آواز دیتا ہے): ”تجھے ہدایت دی گئی، تیرے تمام کاموں کے لیے اس قدر مدد کی گئی جتنی کافی ہو جائے اور تجھے ہر شر سے بچالیا گیا۔ شیطان تمام کے تمام اس سے دُور ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرا شیطان دُور ہو جانے والے شیطان اور اپنے آپ سے کہتا ہے: ”تم کیسے اس شخص کو نقصان پہنچا سکتے ہو جسے ہدایت دے دی گئی، جس کے لیے بقدر کفایت مدد کی گئی اور اسے ہر شر سے بچالیا گیا۔“ (سنن ابی داؤد، سنن ترمذی)

جب ایک شخص صرف زبان سے نہیں بلکہ پورے شعور اور اخلاص نیت سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر اللہ پر بھروسہ کر کے نکلے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتا ہے اور اس کی مدد کا مستحق ہو جاتا ہے۔ وہ جسمانی اور روحانی دونوں لحاظ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ شیطان اس کو گمراہ کرنے سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ آج کے حالات میں ہر جگہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور نصرت کی ضرورت ہے۔ انسانوں اور جنات کی شکل میں شیطان مسلمان کے خون کے پیاسے ہیں۔ ان کو مٹانے اور کفر و شرک اور فسق و فجور میں مبتلا کرنے میں پوری قوت اور تمام وسائل کے ساتھ زور و شور سے مصروف اور اس میں دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے گھروں سے انھیں ایجنٹ میسر ہیں۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اسی پر توکل کی ڈھال ہر مسلمان کے لیے موجود ہے۔ اہل ایمان اس دعا کو ڈھال بنا کر اپنے گھروں سے نکلیں تو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور حفاظت سے کامیاب و کامران اور مامون ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے۔